عمرہ کے احکام

عمرہ کا حکم :

اگر کسی شخص میں وہ تمام شرائط پائی جائیں جو حج کے فرض ہونے کیلئے ضروری ہیں تو اس پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا "سنّتِ مؤکدہ" ہے۔

❖❖❖❖❖

عمرہ کرنا کب مکروہ ہے؟

آٹھویں ذی الحجہ سے لیکر بارھویں ذی الحجہ کی شام تک یہ پانچوں دن چونکہ حج کے دن ہیں، لہٰذا ان دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ ہے۔ ان پانچ دنوں کے علاوہ سارا سال عمرہ کرنا جائز ہے۔

❖❖❖❖❖

عمرہ کے فرائض :

عمرہ کے چار فرائض ہیں ان میں سے کوئی فرض بھی چھوٹ جائے تو عمرہ ادا نہیں ہوتا۔

(۱) میقات سے پہلے احرام باندھنا۔

(۲) طواف کرنا۔

(۳) طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

(۴) حلق (سر منڈوانا) یا قصر (بال کٹوانا)

❖❖❖❖❖

عمرہ کرنے کا طریقہ :

◉ اگر آفاقی عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے میقات سے پہلے احرام باندھ لے۔ اگر وہ مکّی ہے (خواہ وہ مکہ کا رہائشی ہو یا مکہ میں مقیم ہو) تو وہ "حِلّ" سے احرام باندھے اور حِلّ (حدودِ حرم سے باہر میقات تک علاقہ) میں سے تنعیم (مسجدِ عائشہ) سے احرام باندھنا افضل ہے۔

◉ پھر بیت اللہ شریف کا اس طرح طواف کرے کہ اس کے پہلے تین چکروں میں "رمل" اور تمام

چکروں میں "اضطباع" کرے۔

- طواف کے بعد "مقامِ ابراھیم" یا "مسجدِ حرام" میں کہیں بھی دو رکعت "طواف" ادا کرے۔
- اس کے بعد زم زم کے کنویں پر جا کر خوب سیر ہو کر زمزم پیئے بطورِ برکت اپنے اوپر ملے۔
- پھر صفا اور مروہ کی سعی کرے۔ سعی سے فارغ ہو کر حلق کروائے یا قصر۔ حلق یا قصر کے بعد اس کا احرام کھل جائیگا اور اسکا عمرہ مکمل ہو جائیگا۔

❖❖❖❖❖

حج کی اقسام :

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حجِّ افراد۔ (۲) حجِّ تمتع۔ (۳) حجِّ قران۔

(۱) حجِّ اِفراد :

اگر حاجی میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے تو اس کو "حجِّ اِفراد" کہتے ہیں، اور ایسے حاجی کو "مفرد" کہتے ہیں۔

گذشتہ صفحات میں حج کرنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے، اس کے مطابق "مفرد" حج کرے۔

(۲) حجِّ تمتّع :

اگر حاجی حج کے مہینوں (شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ) میں میقات سے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور پھر ایامِ حج سے پہلے ۸/ ذی الحجہ کو مکہ سے ہی حج کا احرام باندھ کر حج کرلے تو ایسے حج کو "حجِّ تمتع" اور ایسے حاجی کو "متمتع" کہتے ہیں۔

اس حج کو تمتع اس لئے کہتے ہیں کہ تمتع کا معنیٰ ہے کہ فائدہ حاصل کرنا اور نفع اٹھانا، چونکہ یہ حاجی بھی ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ اٹھاتا ہے اس لئے اسے "حجِّ تمتع" کہتے ہیں۔

(۳) حجِّ قِران :

اگر حاجی حج کے مہینوں میں میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی نیّت سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے کے بعد یہ حاجی احرام نہیں کھولتا بلکہ اسی طرح احرام کی حالت میں رہتا ہے، یہاں تک کہ ایامِ حج میں اسی احرام کیساتھ حج بھی کرلیتا ہے تو ایسے حج کو "حجِ قران" اور ایسے حاجی کو "قارن" کہتے ہیں۔

اس حج کو قِران اس لئے کہتے ہیں کہ قران کا معنی ہے دو چیزوں کو ملانا اور جوڑنا، چونکہ حاجی بھی عمرہ اور حج کو اپنے احرام میں ملا دیتا ہے اس لئے اس کو "حجِ قِران" کہتے ہیں۔

❖❖❖❖❖

حجِ قِران، تمتّع اور اِفراد میں فرق

(۱) پہلا فرق :

- حجِ اِفراد میں احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت ہوتی ہے اور اس موقع پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرہُ لِی وَتَقَبَّلْہ مِنِّی"

- حجِ تمتّع میں احرام باندھتے ہوئے صرف عمرہ کی نیّت ہوتی ہے کیونکہ حج کا احرام دوبارہ ایامِ حج میں باندھا جائیگا۔لہٰذا اس موقع پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرۃَفَیَسِّرْھَالِی وَتَقَبَّلْھَامِنِّی"

- اور حجِ قِران کے موقع پر احرام باندھتے ہوئے عمرہ اور حج دونوں کی نیّت کی جاتی ہے۔لہٰذا اس موقع پر قارن کیلئے یہ دعا مسنون ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالْحَجَّ وَالْعُمْرۃفَیَسِّرْھمالی وتَقَبَّلْھُمَامِنِّی"

(۲) دوسرا فرق :

مفرد پہلے طوافِ قدوم کرے گا، جبکہ قارن اور متمتع سب سے پہلے عمرہ کا طواف کریں گے۔طوافِ قدوم سنّت ہے جبکہ طوافِ عمرہ رکن ہے۔

(۳) تیسرا فرق :

مفرد پر قربانی واجب نہیں ہے بلکہ مسنون ہے، جبکہ قارن اور متمتّع پر قربانی واجب ہوتی ہے اور اگر ان میں قربانی کی طاقت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھیں، جن میں سے تین روزے مکے میں ہی دس ذی الحجہ سے پہلے پہلے رکھنا واجب ہیں۔بقیہ سات روزے افعالِ حج سے فارغ ہوکر رکھے، خواہ مکہ ہی میں رکھے، یا گھر واپس آکر رکھے۔

(۴) چوتھا فرق :

قارن اور متمتع پر واجب ہے کہ وہ درجِ ذیل ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے افعالِ حج انجام دیں۔

(۱) پہلے رمی (جمرات کو کنکریاں مارنا) (۲) پھر ذبح (یعنی قربانی کرنا) (۳) پھر حلق یا قصر کروانا (سر منڈوانا)۔

جبکہ مفرد پر مندرجہ بالا ترتیب کا خیال رکھنا واجب نہیں ہے۔

(۵) پانچواں فرق :

فضیلت کے اعتبار سے حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج قران سب سے افضل ہے۔ اور حج تمتع حج افراد سے افضل ہے۔

❖❖❖❖❖

مرد اور عورت کے حج اور عمرہ کے افعال میں فرق :

مرد اور عورت کے افعالِ حج میں جو فرق ہے اسے نمبر وار ذکر کیا جاتا ہے۔ باقی تمام افعال میں عورت کیلئے وہی احکام ہیں، جو مرد کیلئے ہیں:

(۱) مردوں کو "تلبیہ" اونچی آواز سے پڑھنا چاہئے جبکہ خواتین آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں، کیونکہ انکی آواز بھی پردہ میں شامل ہے۔

(۲) احرام کی حالت میں مردوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا ممنوع ہے تاہم عورت احرام کی حالت میں بھی سلا ہوا کپڑا پہنے گی۔

(۳) مرد حضرات کو احرام کی حالت میں اپنا سر ننگا رکھنا ضروری ہے جبکہ عورت پر اپنا سر چھپانا ضروری ہے۔

(۴) مرد حضرات طواف کے پہلے تین چکروں میں "رمل" کرتے ہیں جبکہ عورت کیلئے "رمل" درست نہیں ہے۔

(۵) مرد حضرات کو طواف کی حالت میں اضطباع کرنا مسنون ہے، جبکہ عورت کیلئے اضطباع جائز نہیں ہے۔

(۶) سعی کے دوران مرد حضرات "میلین اخضرین" (دو سبز نشانوں) کے درمیان قدرے تیز دوڑتے ہیں، جبکہ عورت اپنی رفتار پر چلتی رہے اس کیلئے دوڑنا درست نہیں ہے۔

(۷) مرد حضرات حلق یا قصر میں سے جو چاہیں کریں، جبکہ عورتوں کیلئے صرف قصر متعین ہے انہیں چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کتروانا واجب ہے اور تمام سر کے بال کتروانے مسنون ہیں اور حلق جائز نہیں ہے۔

(۸) مرد حضرات کو موزے، دستانے، بوٹ وغیرہ (جس سے پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے) پہننا جائز نہیں ہے، جبکہ خواتین کیلئے جائز ہیں۔

(۹) عورت کیلئے زیور پہننا بھی جائز ہے۔

(۱۰) عورت حیض ونفاس کی حالت میں وقوفِ عرفات تو کرسکتی ہے، البتہ طوافِ زیارت نہیں کرسکتی، کیونکہ طواف مسجدِ حرام میں ہوتا ہے اور حدَثِ اکبر کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے لہٰذا عورت پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

◉ عورت کے لئے اس غرض سے ممسک حیض (وقتی طور پر ماہواری روکنے والی) ادویہ استعمال کرنا جائز ہے کہ وہ تمام افعال حج پاکی کی حالت میں ادا کرسکے۔

❖❖❖❖❖

جِنایات کا بیان

جِنایات کی تفصیل اور ان کے ارتکاب کی صورت میں شریعت کی طرف سے لازم آنے والی جزا (سزا) کے تفصیلی بیان کو چھیڑنے سے پہلے چند اصولی باتیں اور ضابطے ذکر کئے جاتے ہیں۔

پہلی بحث :

(۱) **جِنایت کی تعریف** : ممنوعاتِ احرام میں سے کسی بات کے ارتکاب کرنے اور حج کے دیگر احکام کی خلاف ورزی کرنے کو "جِنایت" کہتے ہیں۔

(۲) **جِنایت کی قسمیں** : جِنایت کی دو قسمیں ہیں:

(ا) ان ممنوعات میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرنا جو احرام کی وجہ سے زمانۂ احرام میں ممنوع ہیں۔ اس کو "جِنایت علی الاحرام" (احرام کی جِنایت) کہتے ہیں۔ اسی طرح حج کے واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑ دینا، یا اس

کے ادا کرنے میں کوتاہی کرنا۔ اسے بھی "جنایت علی الاحرام" میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ یہ جنایت بھی زمانۂ احرام اور زمانۂ حج میں ہوتی ہے۔

(ب) حدودِ حرم میں رہتے ہوئے ایسے کام کرنا۔ جس سے شریعت نے منع کیا ہو، مثلاً حدودِ حرم میں شکار کرنا، یا کسی کی شکار کے بارے میں رہنمائی کرنا کہ فلاں جگہ شکار ہے، یا کسی شکار کی طرف اشارہ کرنا تا کہ شکاری اسے نشانے پر لے لے یا حدودِ حرم میں حرم کا درخت اکھاڑنا، گھاس کاٹنا وغیرہ۔ اس جنایت کو جنایت علی الحرم کہہ سکتے ہیں۔

جِنایت کی دونوں قسموں میں فرق :

پہلی قسم کی جِنایت اگر مُحرِم (احرام والا) کی طرف سے ہو، تو جزا لازم ہوگی، اگر محرِم کی طرف سے نہ ہو بلکہ ایسے شخص کی طرف سے ہو جس نے احرام نہ باندھا ہو، یا احرام کھول چکا ہو تو اس پر جزا لازم نہ ہوگی۔

جبکہ دوسری قسم کی جِنایت کا تعلق حرم کی زمین سے ہے، لہٰذا کوئی شخص بھی ارتکاب کرے، خواہ مُحرِم ہو یا نہ ہو، بلکہ حلالی ہو، اس پر بھی جزا لازم آئے گی۔

✣✣✣✣✣

دوسری بحث :

(ا) ممنوعاتِ احرام کا معاملہ عام عبادات سے مختلف ہے۔ عام عبادات (نماز، روزہ وغیرہ) میں خطا، نسیان اور عذر وغیرہ سے احکام بدل جاتے ہیں، مگر ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب جس حالت میں بھی ہو جزا لازم ہوتی ہے۔ خواہ بھول کر ہو یا غلطی سے، عذر کی وجہ سے ہو یا بلا عذر ہو، ہوش کی حالت میں ہو یا بے ہوشی کی حالت میں ہو، جبر و اکراہ کے ذریعے سے ہو یا اپنی خوشی سے، یا مجبوری سے، خود کرے یا کسی دوسرے شخص سے کرائے، سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے، خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے، الغرض ہر حالت میں جزا لازم آتی ہے۔

(ب) البتہ بھول چوک، غلطی، نیند، بے ہوشی، مجبوری یا عذر کی حالت میں اس جِنایت کی وجہ سے صرف جزا لازم آتی ہے، گناہ نہیں ہوتا جس پر توبہ و استغفار ضروری ہو۔

(ج) بغیر عذر کے کسی ممنوع کام کا ارتکاب ہو جائے، تو وہی جزا متعیّن ہے، جو شریعت کی طرف سے اس صورت میں مقرر کی گئی ہے۔ عذر کی صورت میں جزاء تو ضرور واجب ہوتی ہے، مگر اس میں بہت سی سہولت رکھی گئی ہے (جس کا بیان آگے آ رہا ہے)۔

✣✣✣✣✣

تیسری بحث :

جنایات کے ارتکاب کی صورت میں جو جزا لازم ہوتی ہے، اسکا فوری ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ زندگی بھر میں جب بھی موقع ملے ادا کرسکتا ہے، تاھم جلدی ادا کرنا افضل ہے۔

❖❖❖❖❖

چوتھی بحث :

جنایات کے باب میں جو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں انکی تشریح ضروری ہے:

دم : دَم کا معنی "خون" ہے۔اس سے مراد بکری، دنبہ یا گائے اور اونٹ وغیرہ کا ساتواں حصّہ ہے، اور اس میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں، جو قربانی کے جانور میں ضروری ہوتی ہیں۔

بُدُنہ : اس سے مراد کامل گائے (ساتوں حصّے) اور کامل اونٹ ہے۔

صَدَقہ : جہاں صدقہ کا لفظ مطلق بغیر کسی قید اور تفصیل کے ذکر کیا جائے تو اس سے مراد صدقۃ الفطر کی مقدار ہوتی ہے (یعنی پونے دو سیر گندم یا اسکی قیمت وغیرہ)۔

کچھ صدقہ : اگر مطلق صدقہ کی بجائے کچھ صدقہ کہا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ مٹھی بھر غلہ یا کھجوریں یا انکی قیمت یا باریک روٹی، یا ایک دو ریال نقد کافی ہیں۔

البتہ اگر جنایات کے باب میں کپڑے پہننے، خوشبو لگانے، ناخن کاٹنے، اور بال منڈانے کی جزا میں لفظ "صدقہ" کا آیا ہے۔ وہاں بعض صورتوں میں چھ مساکین کو صدقۃ الفطر کی مقدار دینا مراد ہے، بشرطیکہ وہ جنایات کامل بھی نہ ہو، اور عذر کی حالت بھی نہ ہو۔ (جسکی تشریح آگے آرہی ہے)

❖❖❖❖❖

پانچویں بحث :

جنایات کی صورت میں عذر اور بلا عذر کا فرق :

جنایات کے باب میں عذر سے مراد بخار، سردی، درد، جوئیں، زخم اور پردہ داخل ہے، جسمیں مشقت اور تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہلاکت یا بیماری کے بڑھنے یا دیر سے اچھا ہونے کا خطرہ ہو۔ بس! صرف مشقت اور تکلیف میں زیادتی ہی عذر ہے، خطا، نسیان، بے ہوشی، نیند اور مفلسی عذر میں داخل نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖

چھٹی بحث :

شکار (صَید) کی تعریف : شکار سے مراد ہر وہ جانور ہے جس میں دو باتیں پائی جائیں۔

(ا) جو اپنی اصل خلقت (پیدائش) میں فطری طور پر وحشی ہو (یعنی لوگوں سے متنفر ہوتا اور بھاگتا ہو) خواہ بعد میں اسے مانوس کیا گیا ہو۔

(ب) جو اپنے پروں کے ذریعے اڑ کر یا پنجوں کے ذریعے اپنا دفاع کرتا ہو۔ جیسے فاختہ، کوا، چڑیا، کبوتر (کبوتر چاہے گھریلو ہو، کیونکہ یہ اپنی اصل حقیقت میں متوحش ہے، اگر چہ بعد میں مانوس کر لیا جاتا ہے) ہرن اور نیل گائے وغیرہ۔

گھریلو مرغی، گائے بکری وغیرہ، چونکہ اپنی اصل خلقت میں وحشی نہیں ہیں لہٰذا یہ شکار میں داخل نہیں ہیں، اس لئے ان کا ذبح کرنا محرم کیلئے ممنوع نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖

الجنایۃ علی الحرم : اگر کوئی شخص حرم میں جنایت کرے، خواہ جنایت کرنے والا محرم ہو یا حلال (محرم نہ) ہو۔ دونوں پر جزا ہے۔ اور حرم میں جنایت دو طرح سے ہو سکتی ہے۔

(ا) حرم کا شکار مار ڈالنا۔ (۲) حرم کے درخت یا گھاس وغیرہ کاٹنا۔

(ا) حرم کا شکار مار ڈالنا :

اگر کوئی شخص حرم کے شکار کو مار ڈالے یا حرم کے شکار کے متعلق کسی شکاری کی رھنمائی کرے، یا شکاری کو حرم کے شکار کے بارے میں اشارہ کرے۔ اور وہ شکاری شکار مار ڈالے یا ذبح کر دے۔ تو اس پر اس شکار کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا واجب ہے۔

(۲) حرم کا درخت کاٹنا .

اگر کوئی شخص خواہ محرم ہو یا حلال، حرم کا درخت کاٹ ڈالے، یا گھاس کاٹ لے تو اس پر درخت اور گھاس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

❖❖❖❖❖

الجنایۃعلی الاحرام :

احرام پر جنایت کا مطلب یہ ہے کہ محرم آدمی اپنے احرام کی حالت میں ممنوعاتِ احرام میں سے کسی ممنوع کام کا ارتکاب کر لے، یا حج کے واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑ دے خواہ وہ محرم حدودِ حرم میں اس فعل کا ارتکاب کرے یا حدودِ حرم سے باہر ارتکاب کرے۔

جنایۃ علی الاحرام پر جزا کے اعتبار سے چھ قسمیں بنتی ہیں:

(۱) جس میں حج بالکل فاسد ہو جاتا ہے۔

(۲) جس میں بدنہ (کامل گائے یا کامل اونٹ) واجب ہوتا ہے۔

(۳) جس میں دَم واجب ہوتا ہے۔

(۴) جس میں صدقہ (صدقۃ الفطر کی مقدار) واجب ہوتا ہے۔

(۵) جس میں کچھ صدقہ (صدقۃ الفطر سے کم مقدار) واجب ہوتا ہے۔

(۶) جس میں قیمت واجب ہوتی ہے۔

❖❖❖❖❖

اب ہم جنایات سے متعلق تفصیلی باتیں ذکر کرتے ہیں:

پہلی قسم کی تشریح :

وہ جنایت جس کے ارتکاب کی وجہ سے حج فاسد ہو جاتا ہے، اور آئندہ سال اسکی قضاء واجب ہوتی ہے، اور اسکا فساد دَم سے ختم ہوسکتا ہے نہ روزے اور صدقے سے، وہ یہ ہے کہ وقوفِ عرفہ سے پہلے اپنی بیوی سے ہمبستری کرلے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔ اور آئندہ سال اس کی قضاء واجب ہوتی ہے اور بطورِ کفّارہ اس پر دَم بھی واجب ہوتا ہے، کیونکہ ابھی حج کے دونوں فرض (وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت) باقی ہیں، کہ اس نے جنایات کا ارتکاب کرلیا چنانچہ جنایت انتہائی سنگین ہونے کی وجہ سے سزا بھی سنگین مل گئی۔

❖❖❖❖❖

دوسری قسم کی تشریح :

وہ جنایت جن کے ارتکاب کرنے کی وجہ سے بدنہ (کامل گائے، کامل اونٹ) واجب ہوتا ہے، یہ ہیں:

(۱) وقوفِ عرفہ کے بعد حلق کروانے سے پہلے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا۔

(۲) طوافِ زیارت حَدَثِ اکبر کی حالت میں کرنا۔

لہٰذا جس شخص نے جنابت کی حالت میں، یا عورت نے جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں طوافِ زیارت کرلیا تو اس پر بُدنہ واجب ہے، تاھم اس کا حج فاسد ہونے سے بچ جائے گا۔

چونکہ حج کا ایک رکن وقوفِ عرفہ بغیر جنابت کے ادا کرلیا اور ابھی ایک رکن ہی باقی تھا کہ اس نے جنایت کی لہٰذا اس کیلئے شریعت نے پہلے کی بہ نسبت ہلکی سزا تجویز کی۔

❖❖❖❖❖

تیسری قسم کی تشریح :

ایسی جنایت کی جس کے ارتکاب کی وجہ سے دَم (بکری، دنبہ، گائے یا اونٹ کا ساتواں حصّہ) واجب ہوتا ہے، کی چند صورتیں ہیں:

(۱) ہمبستری تو نہ کرے، البتہ ایسا کام کرے جو ہمبستری کا سبب بن سکتا ہو۔ مثلاً بیوی سے بوس وکنار اور شہوت سے اسے چھونا۔

(۲) مکمل ایک دن یا ایک رات تک بغیر کسی عذر کے سلے ہوئے کپڑے پہننا، کیونکہ ایک دن یا ایک رات مکمل کپڑے پہنے رکھنا کامل جنایت ہے، اس لئے کہ اس نے کامل طریقے سے بھرپور نفع اٹھایا ہے، لہٰذا جزا بھی کامل واجب ہوگی۔

(۳) محرم آدمی کا مکمل ایک دن تک اپنا چہرہ یا سر ڈھانپ کر رکھنا۔

(۴) اپنے سر اور داڑھی کو بغیر کسی عذر کے منڈوا دینا۔ چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی بھی ایک کامل عضو کے حکم میں ہے۔

(۵) محرم اپنے اعضاء میں سے ایک بڑے اور پورے عضو پر بغیر کسی عذر کے خوشبو لگالے اگرچہ لمحہ بھر کے لئے لگائی ہو۔ جیسے ران، پنڈلی، بازو، چہرہ، اور سر وغیرہ۔ اور خوشبو چاہے جس قسم کی ہو یہی حکم ہے۔

(٦) ایک ہاتھ کے مکمل یا ایک پاؤں کے مکمل ناخن کاٹ لئے۔ دونوں کاٹ لئے، تب بھی یہی حکم ہے۔

ان تمام صورتوں میں ارتفاق (یعنی ان اشیاء سے نفع حاصل کرنا) کامل طریق پر ہے، لہٰذا سزا بھی کامل ہے۔

❖❖❖❖❖

چوتھی قسم کی تشریح :

ایسی جنایت کی جس کی وجہ سے صدقۃ الفطر کی مقدار واجب ہوتی ہے۔ چند صورتیں ہیں:

(۱) مُحرم آدمی جب اپنے سر کے چوتھائی یا داڑھی کے چوتھائی حصّے سے کم بال منڈوالے تو صدقہ واجب ہوتا ہے۔

(۲) ایک یا دو ناخن (مکمل ہاتھ سے کم کم) کاٹ لے، تو ہر ناخن کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔

(۳) کامل عضو سے کم حصّہ پر یا کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، مونچھ اور انگلی وغیرہ پر خوشبو لگائے۔

(۴) جب سلا ہوا یا خوشبودار کپڑا ایک دن سے کم پہنا ہو۔

(۵) اپنے چہرہ یا سر کو ایک دن سے کم کم ڈھانپا ہو۔

(۶) طواف قدوم (استقبالیہ طواف) یا طواف صدر (الوداعی طواف) بے وضو کرنا۔

(۷) تینوں جمرات میں سے کسی ایک جمرہ کی رمی (کنکریاں مارنا) نہ کرنا۔

٭٭٭٭

پانچویں قسم کی تشریح :

ایسی جنایت کی جس کے ارتکاب سے کچھ صدقہ واجب ہوتا ہے، جس کی مقدار صدقۃ الفطر سے کم ہوتی ہے، خواہ ایک مٹھی گندم یا کھجور یا کچھ ریال ہوں اسکی چند صورتیں ہیں۔

(۱) جب ایک جوں یا ایک ٹڈی مار ڈالے، تو جتنا چاہے صدقہ کرے۔

(۲) جب دو جوئیں یا دو ٹڈیاں مار ڈالے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے۔

لیکن اگر تین جوئیں یا تین ٹڈیاں مار ڈالے تو پھر صدقۃ الفطر کی مقدار (چوتھی قسم کی طرح) واجب ہوتی ہے)۔

٭٭٭٭٭

چھٹی قسم کی تشریح :

ایسی جنایت جس کے ارتکاب کی وجہ سے قیمت واجب ہوتی ہے، وہ خشکی کے وحشی جانور کو مار ڈالنا ہے، خواہ وہ جانور ماکول اللحم ہو کہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہو (ہرن، نیل گائے وغیرہ) یا ماکول اللحم نہ ہو کہ اس کا گوشت نہ

کھایا جاتا ہو (لومڑی، گیدڑ وغیرہ) اسی طرح خود قتل کرنے کی بجائے اگر کسی شکاری کو اس جانور کا پتہ بتلا دیا، یا اسکی اشارہ کے ذریعے رہنمائی کر دی تو تب بھی یہی حکم ہے۔

قیمت کا معیار :

اس جانور کی کتنی قیمت واجب ہوگی؟ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جہاں وہ جانور شکار کیا گیا ہے وہاں اسکی جو قیمت ہو یا اس جگہ کے قریبی علاقے میں جو قیمت ہو اسکا اعتبار کیا جائیگا۔ اور وہاں کے دو عادل آدمی اسکی قیمت کا فیصلہ کریں گے۔ جس قدر وہ قیمت بتلا دیں، اس قدر رقم کا صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔

اگر اس جانور کی قیمت اس قدر لگے کہ وہ قربانی کے جانور کی قیمت کے برابر ہو جائے، تو اس شخص کو درجِ ذیل باتوں کا اختیار ہے، جو چاہے کر لے:

(۱) اگر چاہے تو اتنی قیمت کا قربانی کا کوئی جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔

(۲) اگر چاہے تو اتنی قیمت کی گندم خرید کر فقراء پر اس طرح صدقہ کر دے، کہ ہر فقیر کو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار (پونے دو سیر) گندم دیدے۔

مثال : اتنی قیمت کی گندم خریدی، تو وہ اٹھائیس کلو گندم آئی، اور ہر مسکین کو اگر پونے دو سیر گندم دی، تو کُل سولہ فقیروں پر یہ گندم تقسیم ہو جائے گی۔

(۳) اتنی گندم کی جتنی مقدار بنتی ہے اس میں سے ہر صدقۃ الفطر کی مقدار (پونے دو سیر) کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

مثال : اتنی قیمت کی گندم خریدی، تو اٹھائیس کلو گندم آئی، ہر ایک فقیر کو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار دی جائے، گویا کُل سولہ صدقۃ الفطر ہیں۔

اب یہ شخص ہر صدقۃ الفطر کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ گویا مجموعی طور پر یہ سولہ روزے رکھ سکتا ہے۔ اور اگر قیمت لگانے کی صورت میں وہ قیمت ایک (ھدی) قربانی کے برابر نہ پہنچے، بلکہ اس سے کم ہو تو اس کو درجِ ذیل باتوں کا اختیار ہے۔

(۱) اگر چاہے تو اس قیمت کی گندم وغیرہ خرید کر فقراء پر صدقہ کر دے۔

(۲) یا کُل مجموعی گندم کے ہر صدقۃ الفطر کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھ لے۔

❖❖❖❖

جنایت کی وہ صورت جس میں کوئی جزا نہیں ہے :

مُحرم اگر ایسا جانور قتل کر دے جو عام طور پر تکلیف پہنچانے میں حملہ کرنے میں پہل کرتے ہیں تو اس صورت میں کچھ لازم نہیں ہوتا۔

وہ جانور یہ ہیں:

(۱) سانپ (۲) بچھو (۳) چوہا (۴) کوا (۵) باؤلا کتا (۶) شیر
(۷) چیتا (۸) گینڈا (۹) بھڑ (۱۰) مکھی (۱۱) چیونٹی وغیرہ

ان کے علاوہ موذی جانوروں کا بھی یہی حکم ہے۔

❖❖❖❖❖

هَدی کے احکام

هَدی سے مراد :

"هَدی" سے مراد وہ قربانی کا جانور ہے جس کا تعلق حرم کے ساتھ ہو، خواہ وہ بطور نفل حرم میں ذبح کرنا چاہتا ہو، (جیسے مُفرد کا قربانی کرنا)، یا بطور وجوب اس پر حرم میں قربانی کرنا ضروری ہو۔

پھر وجوب دو وجہ سے ہو سکتا ہے :

(۱) شکر کے طور پر (۲) سزا کے طور پر۔

چنانچہ اگر حاجی حج تمتع یا حج قِران کرے تو اس پر بطور شُکر قربانی کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی سفر میں دو عبادتوں کی توفیق عطا فرمادی، اور اگر حرم یا احرام کی حالت میں کوئی جِنایت ہوگئی جس پر دَم واجب ہوتا ہے تو یہ هَدی بطورِ سزا واجب ہے۔

❖❖❖❖❖

هَدی کے گوشت کا حکم :

◉ درجِ ذیل صورتوں میں هَدی کا گوشت کھانا خود بھی جائز ہے اور اغنیاء کو کھلانا بھی جائز ہے۔

(۱) هَدی تطوّع (نفلی) (۲) هَدی تمتع۔ (۳) هَدی قِران۔